Category Y
AL-HAYAT Research Journal
ISSN (Online): 3006-4767
ISSN (Print):: 3006-4759
Volume 3 Issue I (October-December 2025)

بدائع الصنائع کے کتاب ا لنکاح میں وارد فقہی اصول وضوابط: تحقیقی وتجزیاتی مطالعہ

The Jurisprudential Principles and Regulations in the Book of Marriage (Kitab-Un-Nikah) By Badai' Al-Sana'i: A Research and Analytical Study

Tariq Ali
PhD Scholar, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar, tariq.ali43210@gmail.com

Dr. Nisar Muhammad
Professor, Department of Islamic Studies, Qurtuba University, Peshawar, nisaricp@gmail.com

Abstract
This article presents an analytical and literary introduction to the life and scholarly contributions of Imam ʿAlāʾ al-Dīn Abū Bakr al-Kāsānī (d. 587 AH)—one of the most distinguished jurists of the Ḥanafī school. Renowned for his exceptional intellectual depth, refined legal reasoning, and systematic methodology, al-Kāsānī occupies a central place in the history of Islamic jurisprudence. The paper highlights his early life, educational background, teachers, and the intellectual environment that shaped his scholarly personality. Special emphasis is placed on his magnum opus Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ fī Tartīb al-Sharāʾiʿ, a monumental and comprehensive exposition of Ḥanafī fiqh. The article explores the unique features of this work—its structural organization, methodological clarity, reliance on Qur'an, Hadith, legal maxims, and juristic principles, as well as its extensive comparison of differing scholarly opinions. Furthermore, the article underscores al-Kāsānī's mastery of legal reasoning, his ability to interlink jurisprudence with its foundational principles, and his contribution to fiqh, usūl al-fiqh, and juristic maxims. His personal qualities, elegant writing style, and notable historical anecdotes—such as presenting his masterpiece as mahr—are also briefly discussed. The conclusion reaffirms that al-Kāsānī's legacy, particularly through Badāʾiʿ al-Ṣanāʾiʿ, continues to illuminate the path of students, researchers, and jurists, and remains a foundational source for the study and application of Ḥanafī jurisprudence.

Keywords: Aū Bakr al-Kāsānī, Badāʾiʿ al-Ṣanāʾ I, Islamic jurisprudence, Qur'an, Hadith, legal reasoning

تمہید

فقہِ حنفی کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ اس مکتبِ فکر نے نہ صرف فروعاتِ فقہیہ کو مرتب کیا بلکہ فقہی اصول و قواعد کو ایک منظم نظام کی صورت میں پیش کیا۔ان اصولوں کو مدوّن صورت میں پیش کرنے کا اہم کارنامہ امام کاسانی نے اپنی شہرۂ آفاق کتاب بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع میں سرانجام دیا۔بدائع الصنائع فقہی ترتیب، استنباطی مہارت، اصولی گہرائی اور فقہی تطبیق کا عظیم شاہکار ہے۔ خصوصاً کتاب ا لنکاح میں فقہی مسائل کے پس منظر میں بنیادی اُصول اور ان کے دلائل بڑے واضح انداز میں سامنے آتے ہیں۔
اس مقالے میں ان اصولوں کے مصادر کی تخریج،ان کی تحقیق اور کتاب ا لنکاح میں ان کی عملی تطبیقات کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

بدائع الصنائع: تعارف اور اہمیت

امام علاءالدین کاسانیؒ (م 587ھ) فقہ حنفی کے نامور محقق، اصول دان اور متکلم تھے۔فقہِ حنفی کی عظیم الشان کتاب بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع امام علاءالدین کاسانیؒ کی علمی زندگی کا بہترین شاہکار ہے۔یہ کتاب نہ صرف فقہِ حنفی کی معتبر ترین کتب میں شمار ہوتی ہے بلکہ اپنے منظم اسلوب، مضبوط دلائل اور جامع فقہی مباحث کی وجہ سے اسلامی فقہ کی اہم ترین کتابوں میں سے ایک ہے۔
امام کاسانیؒ نے اس کتاب کو اپنے استاد کی تصنیف تحفۃ الفقہاء کی شرح کے طور پر تحریر کیا۔ لیکن شرح کے دوران انہوں نے مسائل کو محض بیان نہیں کیا، بلکہ تفصیلی دلائل، اصولی قواعد، فقہی نکات اور اجتہادی مباحث کا ایسا حسین مجموعہ تیار کردیا کہ یہ کتاب خود ایک مستقل اور جامع فقہی انسائیکلوپیڈیا بن گئی۔بدائع الصنائع کی سب سے نمایاں خصوصیت اس کی منظم ترتیب ہے۔امام کاسانیؒ نے ہر مسئلہ کو انتہائی واضح انداز میں ترتیب دیا، پہلے مسئلہ کا ذکر کرتے ہیں، پھر اس کی دلیل بیان کرتے ہیں، اس کے بعد فقہا کا اختلاف نقل کرتے ہیں اور آخر میں راجح قول کو مضبوط استدلال کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔یہی اصولی ترتیب اس کتاب کو دوسری فقہی کتب سے ممتاز کرتی ہے۔

CC BY

اس کتاب کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں قرآن وحدیث کی روشنی میں دلائل دیے جاتے ہیں اور صحابہ و تابعین کے آثار بھی ذکر کیے جاتے ہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فقہ حنفی محض رائے کی بنیاد پر قائم نہیں، بلکہ پوری طرح نصوصِ شرعیہ کی بنیاد رکھتی ہے۔امام کاسانیؒ نے خاص طور پر قیاس، استحسان اور عرف جیسے اصولی دلائل کو بھی واضح انداز میں بیان کیا ہے، جس سے فقہ حنفی کی اصولی بنیادیں اور مضبوط ہو کر سامنے آتی ہیں۔بدائع الصنائع میں فقہی قواعد (قواعد فقہیۃ) کی تطبیقات بھی جا بجا ملتی ہیں۔ہر مسئلہ میں ایک اصول کار فرما ہوتا ہے اور امام کاسانیؒ اس اصول کو مثالوں کے ذریعے اچھی طرح واضح کرتے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ یہ کتاب اصولِ فقہ اور فقہی قواعد کے طالب علموں کے لیے بھی نہایت مفید ہے۔

کتاب النکاح اس کتاب کا اہم ترین حصہ ہے، جس میں نکاح، اس کے احکام، شرطیں، موانع، فسخ، طلاق اور تمام متعلقہ مسائل کو نہایت ترتیب سے بیان کیا گیا ہے۔اس حصے میں کئی بنیادی فقہی قواعد بھی بیان ہوئے ہیں جو عملی زندگی میں راہنمائی فراہم کرتے ہیں۔علما اور مفتیان کرام اس کتاب کو فتویٰ نویسی، تحقیقی کام، رسائل، اور علمی مباحث میں بنیادی حوالہ کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔مدارس کے درسی نصاب میں بھی یہ کتاب نہایت اہمیت کے ساتھ شامل ہے۔آخر میں یہ کہنا بجا ہوگا کہ بدائع الصنائع فقہ حنفی کی علمی عظمت کا بہترین نمونہ ہے۔دلیل، ترتیب، جامعیت اور اصولی پختگی نے اسے فقہ کی دنیا میں منفرد مقام عطا کیا ہے۔[1]

علامہ کاسانیؒ کا تعارف:

فقہِ اسلامی کی تاریخ میں بعض شخصیات ایسی ہیں جن کی علمی کاوشیں صدیاں گزرنے کے باوجود زندہ رہتی ہیں۔انہی درخشاں ناموں میں **علامہ علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانیؒ** (م 587ھ) کا نام نمایاں اور معتبر مقام رکھتا ہے۔وہ صرف فقہِ حنفی کے ممتاز فقیہ نہیں بلکہ اصول کے ماہر، استدلال کے امام، اور علمی اسلوب کے بانیوں میں شمار ہوتے ہیں۔ان کی علمی عظمت، فقہی گہرائی اور استدلالی قوت نے انہیں ائمۂ فقہ کے قافلے میں نمایاں مقام عطا کیا۔

ابتدائی زندگی اور تعلیم:

علامہ کاسانیؒ کا تعلق خراسان کے شہر کاسان[2] سے تھا۔علمی ماحول میں پرورش پائی اور کم عمری ہی سے قرآن وحدیث، فقہ واصول، عربی زبان وادب اور منطق وکلام جیسے علوم میں دسترس حاصل کر لی۔ان کے زمانے میں فقہِ حنفی پوری اسلامی دنیا میں پھیلی ہوئی تھی، اور علماء اس کے معتمد مسائل ودلائل پر گہری تحقیق کر رہے تھے۔کاسانیؒ نے اسی علمی فضا میں اپنی ذہانت کو جلا بخشی اور جلد ہی ممتاز شاگردوں میں شمار ہونے لگے۔

اساتذہ ومشائخ:

آپ نے متعدد جلیل القدر علماء سے فیض حاصل کیا، مگر ان کے سب سے بڑے استاد **علامہ عبد اللہ بن احمد السرخسیؒ** تھے، جن کی کتاب "تحفۃ الفقہاء" نے کاسانیؒ کی علمی زندگی پر گہرا اثر ڈالا۔بعد میں یہی کتاب بدائع الصنائع کی بنیاد بنی۔

ان کے دیگر مشائخ میں علامہ خوارزمی، علامہ دامغانی اور دیگر نامور فقہا شامل تھے۔

علمی مقام ومرتبہ:

علامہ کاسانیؒ کی علمی شخصیت کا سب سے روشن پہلو ان کی **فقہی بصیرت** ہے۔انہوں نے مسائلِ فقہ کو نہایت باریک بینی سے سمجھا، ان کے اصولی پہلوؤں پر غور کیا اور پھر ایسے منظم انداز میں پیش کیا کہ ان کی فقہی تحریریں فقہ حنفی کا امتیازی سرمایہ بن گئیں۔

ان کی شہرت کا سب سے اہم سبب **بدائع الصنائع** ہے، جو فقہِ حنفی کی جامع ترین، مستند ترین اور اعلیٰ ترین کتب میں سے ایک ہے۔اہلِ علم کہتے ہیں کہ بدائع الصنائع میں فقہ حنفی کی ترتیب، دلائل، اصول اور عملی تطبیقات کا حسن اپنی مثال آپ ہے۔

یہ کتاب محض احکام کا مجموعہ نہیں بلکہ فقہی اصولوں اور قواعد کا انسائیکلوپیڈیا ہے۔کاسانیؒ کا اسلوب، دلیل آوری، الفاظ کی نفاست اور فقہی گہرائی اس کتاب کو منفرد مقام دیتی ہے۔

بدائع الصنائع اور ان کی علمی عظمت

بدائع الصنائع کی وجہ سے کاسانیؒ کا نام ہمیشہ چمکتا رہے گا۔وہ ہر مسئلے کو درج ذیل ترتیب سے بیان کرتے ہیں:

1. **مسئلہ کا متن**
2. **اس کی دلیل (قرآن، حدیث یا اجتہادی اصول)**
3. **فقہا کے اقوال اور اختلاف کی وضاحت**
4. **راجح قول کا تعین اور اس کی دلیل**

یہ ترتیب آج کے محققین اور دار الافتاء کے مفتیان کے لیے بھی روشن رہنما ہے۔

خصوصیاتِ اسلوب:

علامہ کاسانیؒ کی شخصیت کی چند نمایاں خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- **دلائل کی قوت**: ہر مسئلہ دلیل سے مضبوط کرتے ہیں۔

OPEN ACCESS
CC BY

- **متانتِ فکر**: کسی بات میں جلد بازی نہیں کرتے، ہر نکتہ پورے سکون سے بیان کرتے ہیں۔
- **بلاغت**: ان کی تحریر فصیح، شستہ اور ادبی حسن سے بھرپور ہے۔
- **جامعیت**: فقہ، اصول، قواعد سب کو ایک ہی دھارے میں جوڑ دیتے ہیں۔

ازدواجی پہلو:

دلچسپ بات یہ ہے کہ کاسانیؒ نے بدائع الصنائع کی تکمیل اپنی اہلیہ کے مہر کے طور پر پیش کی۔ ان کی اہلیہ اس دور کے عظیم فقیہ **علاء الدین السمرقندی**ؒ کی بیٹی تھیں، جو خود بھی فقیہہ تھیں۔ یہ علمی نسبت ان کے مقام کو مزید بلند کرتی ہے۔

وفات:

587 ہجری میں یہ عظیم امام اس دنیا سے رخصت ہوئے لیکن علمی دنیا میں ان کا نور آج بھی جگمگا رہا ہے۔

ان کے شاگرد، ان کی کتابیں، اور ان کی علمی میراث آج بھی فقہ اسلامی کی بنیادوں کو مضبوط کیے ہوئے ہے۔[3]

فقہی قواعد کا تعارف:

قاعدہ، اصل اور ضابطہ کا تعارف:

لغوی معنیٰ:

قاعدہ لغت میں اساس اور بنیاد کو کہتے ہیں۔

المصباح المنیر میں علامہ الحمویؒ نے قاعدہ کا لغوی معنیٰ اساس سے کیا ہے۔ عبارت یہ ہے:

"قواعد البيت أساسه، الواحدة قاعدة."[4]

علامہ ابو البقا الحنفی صاحبِ الکلیات نے بھی اس کا معنیٰ اصل سے کی ہے، چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

"هي الأساس والأصل لما فوقها."[5]

تاج العروس کے مصنف نے قاعدہ کا معنیٰ یوں بیان کیا ہے:

"القاعدة أصل الأس، والقواعد الأساس، وقواعد البيت أساسه"

قواعد کا اطلاق بنیاد، اصل، اساس اور بناء پر ہوتا ہے۔ آگے تعمیم ہے خواہ یہ اساس وبنیاد حسی ہو یا معنوی۔ چنانچہ صاحبِ "القواعد والضوابط الفقهية المتضمنة للتيسير" رقم طراز ہیں:

"تطلق على القواعد الحسية كما في قوله تعالى: وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرَاهِيمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمَاعِيلُ وقوله عز وجل: فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ ... وتطلق القاعدة مجازا على غير الحسية كقولك: قواعد الشرع ونحوه.

قاعدہ کا اصطلاحی معنیٰ:

قاعدہ کی اصطلاحی تعریف مختلف حضرات نے کچھ یوں بیان فرمایا ہے۔

المصباح المنیر میں اصطلاحی تعریف یوں کی گئی ہے:

"القاعدةُ في الاصطلاح بمعنى الضابط، وهي الأمر الكلي المنطبق على جميع جزئياته"[6]

یعنی قاعدہ وہ امرِ کلی ہے جو اپنی تمام تر جزئیات پر حاوی ہو۔

کتاب التعریفات میں اصطلاحی تعریف یوں ذکر کی گئی ہے:

" القاعدة: هي قضية كلية منطبقة على جميع جزئياتها."[7]

مختلف کتب لغت میں قاعدہ کی جو تعریفات کیے گیے ہیں ان میں قدر مشترک یہ بات ہے کہ قاعدہ ایک امرِ کلی ہے جو اپنی تمام تر جزئیات پر منطبق ہوتا ہے اور ان کو شامل ہوتا ہے۔

یہ تمام تر تعریفات مطلق لفظِ قاعدہ کی تھیں۔ اب قاعدہ فقہیہ کی تعریفات بیان کی جاتی ہیں۔

قاعدہ فقہیہ اور قاعدہ اصولیہ میں فرق:

مجموعة الفوائد البهية کے مصنف دو طرح کا فرق یہاں کرتا ہے۔

(۱) جہت کا فرق ہے یعنی قاعدہ فقہیہ میں مکلفین کے افعال کا موضوع ہوا کرتا ہے۔ اور اصولیہ میں ادلہ شرعیہ کا موضوع زیر نظر ہوا کرتا ہے۔

(۲) قاعدہ اصولیہ کلی واغلبی جبکہ قاعدہ فقہیہ اکثری ہوتا ہے نہ کہ کلی۔

CC BY

اصل اور ضابطہ کا تعارف:

اصل (الأصل) کی تعریف

لغوی تعریف

ابن منظورؒ فرماتے ہے

"الأصل: ما يُبنى عليه غيره[8]"

ترجمہ: اصل وہ ہے جس پر دوسرا (شے یا حکم) قائم کیا جائے۔

امام راغب اصفہانیؒ فرماتے ہے:

الأصل: "ما يبتنى عليه غيره مادياً كان أو معنويا"[9]

ترجمہ: " اصل وہ ہے جس پر دوسرا (شے یا حکم) مبنی ہو، چاہے وہ مادی ہو یا معنوی"

.اصطلاحی تعریفات (اصولیین وفقہاء کے ہاں)

الف) اصولیین کے نزدیک

علامہ امام آمدیؒ کے نزدیک:

"الأصل: ما يُبنى عليه غيره، و هو الدليل"[10]

ترجمہ: " اصل وہ ہے جس پر دوسرا حکم قائم ہو، اور یہی دلیل ہے"

(ب) فقہاء کے نزدیک

امام سرخسیؒ کے نزدیک:

"الأصل هو المستصحب الذي يترتب عليه الحكم[11]"

ترجمہ " :اصل وہ ہے جسے ساتھ رکھا جائے اور جس پر حکم مرتب ہو"

علامہ ابن ہمامؒ کے نزدیک:

الأصل ما يتفرع عليه غيره، سواء كان دليلاً أو قاعدة أو عيناً[12]

ترجمہ :"اصل وہ ہے جس سے دوسرا متفرع ہو، خواہ وہ دلیل ہو یا قاعدہ یا کوئی عین"

ضابطہ کا لغوی واصطلاحی تعارف:

لغوی تعریف

(الف) لسان العرب (ابن منظور)

ابن منظورؒ (م 711ھ) لکھتے ہیں:

"والضبط نقيض الغفلة، والضابط: الحافظ الشيء بقوة[13]"

ترجمہ: ضبط غفلت کی ضد ہے، اور ضابطہ اُس کو کہتے ہیں جو کسی چیز کو مضبوطی سے محفوظ رکھے۔

(ب) القاموس المحیط (فیروز آبادی)

فیروز آبادیؒ لکھتے ہیں:

"الضبط: إحكام الشيء وحفظه[14]"

ترجمہ: "ضبط کا مطلب ہے کسی چیز کو پختہ کرنا اور اسے محفوظ رکھنا۔"

اصطلاحی تعریف

(الف) التعریفات (جرجانی)

امام جرجانیؒ نے اصطلاحی معنی یوں بیان کی ہے:

"الضابط: الأمر الكلي المنطبق على جزئياته[15]"

ترجمہ: "ضابطہ ایک ایسا کلی امر ہے جو اپنی جزئیات پر منطبق ہوتا ہے"

قواعد فقہیہ کا فہرست مندرجہ ذیل ہیں:

OPEN ACCESS
CC BY

نمبر شمار	فہرست فقہی قواعد
1	الامر المطلق للفرضيۃےالایمان محمولۃ علی العرف والعادۃ [16] ترجمہ: "مطلق (قرینہ سے خالی) امر وجوب اور فرضیت پر دلالت کرتا ہے"
2	ما لا يتوصّل إلى الواجب إلا به يكون واجباً ضرورة[17] ترجمہ: جس چیز کے بغیر کسی واجب کی ادائیگی ممکن نہ ہو، وہ چیز بطور ضرورت خود بھی واجب ہو جاتی ہے۔
3	غير الواجب لا يقوم مقام الواجب[18] ترجمہ:: "غیر واجب، واجب کا قائم مقام نہیں ہو سکتا"
4	الاصل فی الشرائع هوالعموم والخصوص بدليل[19] ترجمہ: شریعت کے احکام اصل میں تمام انسانوں کے لیے عام ہیں، جب تک کوئی خاص دلیل تخصیص نہ کرے"
5	يجوز أن يكون الفعل الواحد حلالاً بجهة، وواجباً أو مندوباً إليه بجهة، ولا تنافى عند اختلاف الجهتين[20] ترجمہ: یہ جائز ہے کہ ایک ہی فعل ایک لحاظ سے حلال اور دوسری لحاظ سے واجب یا مستحب ہو اور دونوں حکموں میں کوئی تناقض (ٹکراو) نہیں ہوتا جب دونوں کی جہتیں (پہلوں) مختلف ہوں۔
6	ما كان مشروعاً في حق النبي ﷺ يكون في حق أمته هو الأصل حتى يقوم دليل الخصوص[21] ترجمہ: "جو چیز نبی ﷺ کے حق میں مشروع ہو، وہ امت کے حق میں بھی مشروع سمجھی جائے گی، جب تک تخصیص کی کوئی دلیل نہ پائی جائے
7	النكاح عقد مؤبد والاجارة عقد مؤقت[22] ترجمہ:: "نکاح ایک دائمی معاہدہ ہے اور اجارہ ایک وقتی معاہدہ ہے"
8	تصرف الوكيل كتصرف الموكل، وكلام الرسول ككلام المرسل[23] ترجمہ: "وکیل کا تصرف موکل کی تصرف کی طرح ہوتا ہے، اور قاصد (رسول) کا کلام بھیجنے والے (مرسل) کا کلام شمار ہوتا ہے۔"
9	الإجازة اللاحقة كالوكالة السابقة[24] ترجمہ:: "بعد ازاں حاصل ہونے والی اجازت، پہلے سے دی گئی وکالت کے حکم میں سمجھی جاتی ہے۔"
10	حقوق النكاح والعقد لا ترجع الى الوكيل[25] ترجمہ: "عقد نکاح میں حقوق وکیل کی طرف راجع (کاٹا) نہیں ہوتے۔ (بلکہ ان کی نسبت موکل کی طرف ہوتی ہے"
11	العقل من شرائط أهلية التصرف[26] ترجمہ: "عقل، تصرف کی اہلیت کے شرائط میں سے ہے"
12	الإيجاب والقبول في مجلس واحد، حتى إذا اختلف المجلس لا ينعقد النكاح[27] ترجمہ: "ایجاب و قبول کا (نکاح کی پیشکش اور اس کا قبول کرنا) ایک ہی مجلس میں ہونا لازمی ہے، اگر (ایجاب اور قبول) کی مجلس بدل جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا۔"
13	الكتاب بمنزلةالخطاب[28] ترجمہ:: "تحریر (خط) آمنے سامنے گفتگو کی مانند ہے"
14	التِّجارةُ مُعَاوَضَة المالِ بالمالِ، النكاح معاوضة البضع بالمال[29] ترجمہ: "مال کے بدلے مال کے تبادلے کا نام تجارت ہے۔ اور مال (مہر) کے عوض بضع (جسمانی تعلق) کے تبادلے کا نام نکاح ہے"
15	العبد بجميع أجزائه ملك المولى[30] ترجمہ: "غلام اپنی تمام اجزاء کے ساتھ اپنے مالک کی ملکیت ہوتی ہے"
16	الامرالمطلق بفعل لا يقتضى التكرار[31] ترجمہ:: "فعل کے بارے میں (وارد شدہ) امر مطلق تکرار کا تقاضا نہیں کرتا"
17	الايمان محمولة على العرف و العادة[32] ترجمہ:: "ایمان (قسموں) کا دارومدار عرف اور عادت پر ہوتا ہے"
18	الإجارة اللاحقة كالإذن السابق[33] ترجمہ: "بعد میں دی گئی اجازت، پہلے دی گئی اذن کی طرح ہے"
19	ولاية الانكاح ولاية نظر[34] ترجمہ: "نکاح کرانے کا اختیار شفقت پر مبنی اختیار ہے"
20	لا تثبت ولاية للمجنون والصبى لأنهما ليسا من أهل الولاية[35]

OPEN ACCESS

CC BY

ترجمہ:: "مجنون اور صبی کے لیے ولایت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ وہ اہلِ ولایت میں سے نہیں ہیں"	
الشخص الواحد لا يكون مالكًا ومملوكًا في زمان واحد[36] ترجمہ: "ایک ہی شخص ایک ہی وقت میں مالک اور مملوک نہیں ہو سکتا"	21
الواو موضوعة للجمع المطلق[37] ترجمہ:: "واو (واوِ عطف) مطلق جمع (بغیر ترتیب یا تعقید کے) کے لیے وضع کی گئی ہے"	22
لا ولاية لمرتد على أحد[38] ترجمہ:: "مرتد کو کسی پر ولایت ثابت نہیں ہوتی"	23
الولاية تدور مع استحقاق الميراث[39] ترجمہ: "ولایت وراثت کے استحقاق کے ساتھ جڑا ہوا ہے"	24
الثيب تشاور[40] ترجمہ:: "ثیب (شوہر دیدہ) عورت سے نکاح میں مشورہ لیا جائے گا"	25
الرضا بالشيء بدون العلم به لا يتحقق[41] ترجمہ:: "کسی چیز پر رضامندی بغیر علم کے معتبر نہیں"	26
السكوت من البكر كاالاجازة[42] ترجمہ:: "کنواری لڑکی کی خاموشی، اس کی اجازت کی طرح ہے"	27
المطلق ينصرف الى المتعارف[43] ترجمہ:: "مطلق لفظ سے متعارف (معروف ورائج) معنٰی مراد لیا جائے گا"	28
لا ضرر و لا ضرار فى الاسلام[44] ترجمہ:: "اسلام میں کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں، اور نہ ہی بدلے میں کسی کو ضرر یا تکلیف پہنچانے کی اجازت ہے"	29
الولد للفراش وللعاهر الحجر[45] ترجمہ:: "بچہ بستر (نکاح) والے کا ہوتا ہے اور زانی کے لیے پتھر (محروم) ہے"	30
ألا لا توطأ الحبالى حتى يضعن، ولا الحيالى حتى يستبرئن بحيضة[46] ترجمہ:: "خبردار! حاملہ عورت سے اس وقت تک ہمبستری نہ کی جائے جب تک وہ اپنا حمل وضع نہ کرلے، اور غیر حاملہ عورت سے اس وقت تک نہ کی جائے جب تک وہ ایک حیض نہ دیکھ لے"	31
الْعِبْرَة فِي الْعُقُود للمقاصد والمعاني لَا للألفاظ والمباني[47] ترجمہ: "عقود اور معاملات میں مقاصد کا اعتبار ہوتا ہے الفاظ کا نہیں"	32
النكاح لا تبطله الشروط الفاسدة[48] ترجمہ: "نکاح شروط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتی"	33
العتق لا يثبت بوعد الإعتاق[49] ترجمہ:: "آزاد کرنا صرف آزاد کرنے کے وعدے سے ثابت نہیں ہوتا"	34
خَيْرُ الْأُمُوْرِ أَوْسَطُهَا[50] ترجمہ: "بہترین کام وہ ہے جو درمیانہ ہو	35
المسير إلى مهر المثل عند تعذر إيجاب المسمى[51] ترجمہ:: "جب مہرِ مسمّٰی (مقرر کردہ مہر) کا وجوب متعذر ہو جائے، تو مہرِ مثل کی طرف رجوع کیا جاتا ہے"	36
النكاح لا يحتمل الفسخ و لا الإقالة[52] ترجمہ: "نکاح نہ فسخ کو برداشت کرتا ہے اور نہ ہی اس میں باہمی اقالہ کی گنجائش ہے"	37
العيب اليسير يدخل تحت تقويم المقوّمين، لا يخلو عنه[53] ترجمہ: "ہلکا یا معمولی عیب قیمت کے تعین میں شمار ہوتا ہے، اور اس سے اشیاء خالی نہیں ہوتیں"	38
الإنسان يملك التصرف فى ملك نفسه استيفاءً و إسقاطاً[54] ترجمہ: انسان کو اپنے مملوک مال میں تصرف کا حق حاصل ہے، چاہے وہ اس حق کو حاصل کرے یا چھوڑ دے"	39
تقرّر المبدل يوجب تقرّر البدل[55] ترجمہ:: "جب معقود علیہ (مبدل) مستقر ہو جائے تو اس کے عوض (بدل) کی ادائیگی بھی لازم و مستقر ہو جاتی ہے"	40

OPEN ACCESS
CC BY

41	**البدل بعد تأكده لا يحتمل السقوط إلا بالإبراء**[56] ترجمہ::"جب بدل (مالی حق) مستقر اور مؤکد ہو جائے تو وہ صرف ابراء یا ادائیگی سے ساقط ہو سکتا ہے، محض گمان، احتمال یا تنازع سے نہیں"
42	**كل فرقة جاءت من قبل الزوج بعد الدخول تستحب المتعة**[57] ترجمہ:"یعنی دخول کے بعد شوہر کی طرف سے علیحدگی کی صورت میں متعہ مستحب ہے"
43	**كل فرقة جاءت من قبل المرأة فلا متعة لها**[58] ترجمہ:"ہر وہ جدائی (طلاق یا فسخ) جو عورت کی طرف سے ہو، تو اس کو مہر کے علاوہ متعہ (مالی دلجوئی) نہیں ملے گا"
44	**اليمين على من أنكر**[59] ترجمہ:"قسم اس پر ہے جو انکار کرے"
45	**يد التصرّف أقوى من يد الحفظ**[60] ترجمہ:"جس کے پاس تصرف کا اختیار ہے، اس کا قبضہ (ید) صرف محافظ یا امانت دار کی ید سے زیادہ قوی اور مقدم ہے"
46	**الوارث يقوم مقام المورث فی أملاكه**[61] ترجمہ::"وارث اپنے مورث کی املاک میں اس کی جگہ قائم ہوتا ہے"
47	**الجدوالهزل فی باب النكاح سواء**[62] ترجمہ:"یعنی نکاح کے باب میں سنجیدگی اور مذاق (ہنسی مذاق) دونوں برابر ہیں"
48	**لا نكاح إلا بشهود**[63] ترجمہ:"نکاح گواہوں کے بغیر منعقد نہیں ہوتا"
49	**دار الإسلام دار العلم بالشرائع**[64] ترجمہ:"دار الاسلام وہ جگہ ہے جہاں شریعت کے احکام کا علم (ظاہر و جاری) ہو"
50	**إن ما لا يتجزأ لا يُتصوَّر فيه الشِّرْكة**[65] ترجمہ:"جو چیز تقسیم کے قابل نہ ہو، اس میں شرکت کا تصور نہیں کیا جا سکتا"
51	**الولاء لحمة كلحمة النسب**[66] ترجمہ::"ولاء کا تعلق نسب کی طرح ہے، نہ یہ بیچا جا سکتا ہے اور نہ ہبہ کیا جا سکتا ہے
52	**الرضا بالشيء بدون العلم به لا يتحقق**[67] ترجمہ:"کسی چیز پر علم کے بغیر رضامندی شرعی طور پر معتبر نہیں"
53	**الأمر بالشيء نهي عن ضده**[68] ترجمہ:"کسی چیز کا حکم دینا، اس کے ضد (برعکس) سے منع کرنا ہے"
54	**الكتابية محلٌ لنكاح المسلم ابتداءً فكذا بقاءً**[69] ترجمہ::"کتابی عورت (یہودیہ یا نصرانیہ) مسلمان مرد کے نکاح کے لیے ابتداءً بھی جائز محل ہے، تو باقی رہنے (دوام) کی حالت میں بھی وہی حکم ہوگا۔"
55	**الأصل أن الفرقة إذا جاءت من قبلها، فإن كان قبل الدخول بها فلا نفقة لها ولا مهر، وإن جاءت من قبله قبل الدخول يجب نصف المسمى إن كان المهر مسمى، وإن لم يكن تجب المتعة، وبعد الدخول يجب كل المهر والنفقة**[70] ترجمہ::"قاعدہ یہ ہے کہ اگر جدائی (فرقت) عورت کی طرف سے ہو اور دخول (ہمبستری) سے پہلے ہو، تو نہ نفقہ ہے نہ مہر، اور اگر مرد کی طرف سے ہو، اور دخول سے پہلے ہو، تو اگر مہر متعین تھا تو اس کا نصف واجب ہے، اور اگر متعین نہ تھا تو متعہ واجب ہوگا۔ اور اگر دخول ہو چکا ہو، تو پورا مہر اور نفقہ واجب ہوگا"
56	**اذا تعارضت الروايتان سقط الاحتجاج بهما**[71] ترجمہ::"جب دو روایتیں باہم متعارض ہوں تو ان دونوں سے احتجاج ساقط ہو جاتا ہے"

علمی و تنقیدی جائزہ:

- امام کاسانی نے فقہی اصولوں کو صرف ذکر نہیں کیا بلکہ **دلائل سے مربوط** کیا ہے۔
- بدائع میں اصول **متفرق طور پر بکھرے ہوئے** ہیں، مگر تحقیق بتاتی ہے کہ یہ اصول فقہ حنفی کے **مستحکم، اصولی ڈھانچے** کی نشاندہی کرتے ہیں۔
- بعض اصول بعد کی فقہی کتب میں مزید منظم شکل میں سامنے آئے، جیسے الاشباہ والنظائر، قواعد ابن نجیم وغیرہ۔

OPEN ACCESS
CC BY

خلاصہ

بدائع الصنائع کی کتاب النکاح میں فقہی اصول

- قرآن
- حدیث
- اجماع
- قیاس
- استحسان
- عرف

سے اخذ کیے گئے ہیں، اور کاسانی نے ان اصول کو نکاح کے عملی مسائل پر نہایت محققانہ انداز میں منطبق کیا ہے۔
یہ اصول نکاح کے احکام کو مضبوط بنیاد فراہم کرتے ہیں اور فقہ حنفی کے اصولی و تطبیقی حسن کو واضح کرتے ہیں۔

نتائج(Findings)

1. بدائع الصنائع کتاب النکاح میں کم از کم ۵۶ فقہی اصول موجود ہیں۔
2. ان اصولوں کی جڑیں بنیادی طور پر قرآن، سنت اور آثارِ صحابہ میں پیوست ہیں۔
3. امام کاسانی نے ہر اصول کو استنباطی بنیاد کے طور پر استعمال کیا۔
4. اطلاقی صور تیں فقہِ حنفی کے اجتہادی طریقہ کار کی بہترین مثالیں پیش کرتی ہیں۔
5. بدائع کے اصول آج کے فقہی و قانونی مباحث میں بھی رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔

مصادر ومراجع

---

[1] ابو بکر بن مسعود الکاسانی، *بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع*، تحقیق: علی محمد معوض (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1986)، 1: 3–7۔ علاء الدین السمرقندی، *تحفۃ الفقہاء* (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1985)، مقدمہ، 1: 4، محمد الزحیلی، *اصول الفقہ الاسلامی* (دمشق: دار الفکر، 2009)، 1: 123–130، یوسف المرعشلی، *نشر النور والزہر فی اعلام القرن السادس والعشر* (بیروت: دار المعرفہ، 1999)

[2] کاسان کو کاشان اور قاسان وغیرہ کے ناموں سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ ترکستان کے شہروں میں سے ایک شہر ہے۔ جس میں بہت سی بستیاں اور ایک مضبوط قلعہ بھی ہے۔ جغرافیائی اور لوگوں کے منزلت کے لحاظ سے ایک خوبصورت اور متمدن شہر تھا لیکن ترکوں کے اقتدار و تسلط میں تغیرات کی وجہ سے خستہ حال ہو چکا ہے۔ یہ مشہور علماء جیسے ابو نصر احمد بن سلیمان کاسانیؒ اور قاضی عطاء بن احمد کاسانیؒ کا مسکن رہا ہے۔ أبو سعد عبد الكريم بن محمد بن منصور التميمي السمعاني المروزي، (م: 562ھ)، الانساب، الطبعۃ الاولیٰ (حیدر آباد: مجلس دائرۃ المعارف العثمانیۃ، 1382ھ)، 11: ص 19

[3] ابو بکر بن مسعود الکاسانی، *بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع*، تحقیق: علی محمد معوض (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1986)، 1: 7–10۔ *ابن خلکان، وفیات الاعیان وانباء ابناء الزمان*، تحقیق: احسان عباس (بیروت: دار صادر، 1994)، 3: 123۔ السرخسی، *المبسوط* (بیروت: دار المعرفہ، 1993)، 1: 5 نیز ملاحظہ ہو: الکاسانی، *بدائع الصنائع*، 3 :1، علاء الدین السمرقندی، *تحفۃ الفقہاء* (بیروت: دار الکتب العلمیہ، 1985)، مقدمہ۔

[4] أبو العباس، أحمد بن محمد بن علي الفيومي ثم الحموي، (م: نحو 770ھ)، المصباح المنير في غريب الشرح الكبير، الطبعۃ (بیروت: دار لکتب العلمیۃ، سطن)، بذیل مادۃ "ق۔ع۔د"، 02: 510

[5] أيوب بن موسى الحسيني القريمي الكفوي، أبو البقاء الحنفي (م: 1094ھ)، الكليات معجم في المصطلحات والفروق اللغوية، الطبعۃ (بیروت: مؤسسۃ الرسالۃ، سطن)، 728

[6] فیروز آبادی، مجد الدین، القاموس المحیط . جلد 3۔ بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1998۔

[7] علي بن محمد بن علي الزين الشريف الجرجاني (المتوفى: 816ھ)، کتاب التعریفات، الطبعۃ الاولیٰ (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 140ھ)، باب القاف، ص 717

[8] ابن منظور (711ھ)، لسان العرب، مادہ: أصل، ج 11، ص 15، دار صادر، بیروت

CC BY

المفردات في غريب القرآن،مادہ: أصل، ص34،دار القلم [9]

[10] ابن منظور(711ھ)،لسان العرب،مادہ: أصل،ج11، ص 15،دار صادر،بیروت

[11] أصول السرخسي، ج1، ص6،دار المعرفة

[12] التحریر في أصول الفقه مع شرح التوضیح، ج1، ص9

[13] ابن منظور،لسان العرب،ج7(بیروت: دار صادر،1993)،229۔

[14] فیروزآبادی، مجدالدین،القاموس المحیط . جلد3۔بیروت: دار الکتب العلمیة،1998۔

[15] الجرجانی، علی بن محمد،التعریفات . بیروت: دار الکتب العلمیة،1983۔

[16]الکاسانی،بدائع الصنائع،کتاب النکاح،313/03

[17]الکاسانی،بدائع الصنائع،کتاب النکاح،313/0۲

[18] الکاساني، أبو بکر بن مسعود بن احمد،بدائع الصنائع في ترتیب الشرائع،ج:2،ص:7

[19]ابن نجیم،الأشباہ والنظائر،ص:142

[20] ابن منظور(711ھ)،لسان العرب،مادہ: أصل،ج11،ص15،دار صادر،بیروت

[21]بدائع الصنائع،ج313/۲

[22]بدائع الصنائع،ج313/3

[23]بدائع الصنائع،ج315/2

بدائع الصنائع،ج317/2[24]

[25]بدائع الصنائع،ج321/2بدائع الصنائع،ج322/2

[26]بدائع الصنائع،ج322/2

[27] بدائع الصنائع،ج۲،ص۳۲۲

[28]بدائع الصنائع،ج۲،ص۳۲۶

[29]بدائع الصنائع،ج2،ص۳۲۵

[30]بدائع الصنائع،ج2،ص۳۲۵

[31]بدائع الصنائع،ج2،ص۳۲۶

[32]بدائع الصنائع،ج۲،ص۳۲۶

[33]بدائع الصنائع،ج۳۶۲/۲

[34]بدائع الصنائع،ج۳۶۲/۲

[35]بدائع الصنائع،ج۲،ص۴۵۳

[36]بدائع الصنائع،ج321/2

[37]بدائع الصنائع،ج322/2

[38] بدائع الصنائع،ج۲،ص۳۲۲

[39]بدائع الصنائع،ج۲،ص۳۲۶

[40]بدائع الصنائع،ج2،ص۳۲۵

[41]بدائع الصنائع،ج2،ص۳۲۵

[42]بدائع الصنائع،ج317/2

[43]بدائع الصنائع،ج۲،ص۴۵۷

CC BY

[44] بدائع الصنائع، ج۲، ص ۴۷۹ ص

[45] بدائع الصنائع، ج۲، ص ۴۸۰ ص

[46] بدائع الصنائع، ص ۵۰۰، ج۲

[47] بدائع الصنائع، ص ۵۰۳، ج۲

[48] بدائع الصنائع، ص ۵۰۷، ج۲

[49] بدائع الصنائع، ج2، ص238

[50] بدائع الصنائع، ص ۵۴۸، ج۲

[51] بدائع الصنائع، ج336/3

[52] بدائع الصنائع، ج۲/336

[53] بدائع الصنائع، ج۲، ص ۳۳۷

[54] بدائع الصنائع، ج۲، ص، ۳۴۰

[55] بدائع الصنائع، ج۲، ص ۳۳۶

[56] بدائع الصنائع، ج۲، ص، ۳۳۶

[57] بدائع الصنائع، ج347/3

[58] بدائع الصنائع، ج۲/۳۶۲

[59] بدائع الصنائع، ص ۵۴۸، ج۲

[60] بدائع الصنائع، ص ۵۵۶، ج۲

[61] بدائع الصنائع، ص ۵۵۷، ج۲

[62] بدائع الصنائع، ص ۵۷۲، ج۲

[63] بدائع الصنائع، ص ۵۷۵، ج۲

[64] بدائع الصنائع، ج2، ص275

[65] المبسوط للسرخسي، ج6، ص72

[66] سنن ترمذی، کتاب النکاح، حدیث نمبر: ۱۱۰۲

[67] شهاب الدين أبو عبدالله ياقوت بن عبدالله الرومي الحموي (م: 656ھ)، معجم البلدان، الطبعة الثانية (بيروت: دار صادر، 1995ء)

[68] محمد عميم الإحسان المجددي البركتي، قواعد الفقه، 01/91، الصدف ببلشرز—کراتشي: 1407 – 1986

[69] عبدالرحمن بن صالح العبداللطيف، القواعد والضوابط الفقهية المتضمنة للتيسير، الطبعة الاولى (المدينة المنورة: عمادة البحث العلمي بالجامعة الإسلامية، 1423ھ)، 01: 34

[70] علي بن محمد بن علي الزين الشريف الجرجاني (المتوفى: 816ھ)، كتاب التعريفات، الطبعة الاولى (بيروت: دار الكتب العلمية، 140ھ)، باب القاف، ص717

[71] فیروزآبادی، مجدالدین، القاموس المحیط . جلد3۔ بیروت: دارالکتب العلمیة، 1998

CC BY